بعون خالق کن فکان فضل خلاق زمین و زمان

قصہ شاہ روم

مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باریتعالے غوث

ہو کس سے حمد باری اوس خدا کی
جدا تھی آب و آتش خاک اور باد
پھر اوس نے ملکے کو وہ باتیں سمجھائیں
زمین سے آسمان تک خاک اوٹھائی
شہنشاہوں کو بتایا ہی گدائی
تجھی نے [illegible] کی ہو سمجھایا ملائک
[illegible] و سیر کہ جسکے نہیں ہے
رہی اوسکے مسیر پروان [illegible]
مسماعت اونکی قبول خلق آئینہ
دلانا مستحق [illegible] بس ایا کر
خودی اوسکے [illegible] سمجھا
عجب قصہ ہی [illegible] نظم
ادھی [illegible] سو عمر دفا تل
وہ تھا آفاق [illegible] عدل گستر
جو دیکھی اوسنے آیت کی تفسیر

کہ جسنے عرش اور کرسی بنائی
کیی قدرت سے باہم چار [illegible]
فرشتوں نے بھی جو سر گر بنائیں
حقیقت بھید کی اوسکے نہ پائی
گدا کو بخشتا ہی بادشاہی

اکیلی اونسے فلک ہی نو کیے پیدا
پھر اون چار دن سے اک بنایا
بہت چھانا حکیم و فلسفی نے
کہا سکا تو ہی [illegible] کہا کا
خدا کو یاد کر اے غوث خاک

عناصر کو کیا اوس میں ہویدا
کہ جس میں بھید قدرت کا سمایا
بنایا بھید پر وسکا کسی نے
وہی مالک ہی ملک [illegible] کا
بنایا جسنے تجکو آپ [illegible]
جہان جنتی فرشتوں کی ہی زینت
تو ہو گا حشر میں کیونکہ گذر
خدا نے خود آیا [illegible] مدح خوان
خدا کی راہ کا رستہ بتایا
عطا کر دوست کی اپنی محبت
سنو تم [illegible] کی شہ کی حکایات
کہ ہو [illegible] کی جسمیں علوم
نہایت عالی [illegible] فصیح
معانی [illegible] نظرو
وہ [illegible] محل میں [illegible] مطلق

نعت

ہی کہتا [illegible] خلقت الافلاک
اور اوسکے آل و [illegible]
خدا کی رحمتیں اونپر سدا ہیں
اور آل اصحاب جی کو [illegible]
اور اس عالم سی [illegible]

[illegible] اوسکی [illegible]
کب اونکے وصف کا ممکن [illegible]
جنہوں نے کفر عالم سی مٹایا
الہی [illegible] توفیق طاعت
خودی بدکام ہی [illegible]

آغاز داستان

خدا کی خوف سی [illegible]
جہان میں تھا نہ کوئی [illegible]
تھی جسمیں [illegible] دولت [illegible]

سنا ہی [illegible] میں تھا اک [illegible]
پڑھا کرتا تھا قرآن [illegible]
کلام [illegible]

وزیت ابلیس [illegible] سکو سلایا
ملک سب ملک جنگلی اور [illegible]
سمان میں کون ہی [illegible]
میں ایسا ہوں اگر یہ بات پاؤں
غرض شیطان نے اوسکو بھلایا
[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
تلاش [illegible]
[illegible] اوسکو آ [illegible]
[illegible] آدمی کی [illegible]
ہوا آخر [illegible]
ہوا [illegible] تنگ
عجب تنہا تکین میدان [illegible]
غنیمت جانکر اوترا وہاں پر
فرشتوں کو ہوا ان حکم نازل
ملائک کو ہمیں کی جانب [illegible]
[illegible] کی کمائی
بہت تھا رنگ اوسکے [illegible]
تجسس اوسکی تھی مطلوب سلطان
خبر جاسوس نے جاکر سنائی
اور ایسا [illegible]
اوسی اوٹھنے کی [illegible]
[illegible]
اوسی سونے میں [illegible]
[illegible]

[illegible] اوسکی لمین آیا
لگیں سب [illegible] آیے
جگہ بھی دیتا ہی شاہ دین [illegible]
[illegible] ہیں لاکن
[illegible] وسکو [illegible]
نہیں [illegible] اوس کوئی بات
سو جنگل [illegible] کے جانب [illegible]
[illegible] قسمت [illegible] تھی کہ [illegible]
بھلا وہ تھا حقیقت میں [illegible]
[illegible] میدان
گیا [illegible]
[illegible]
شجر ہی [illegible] تھا سایہ [illegible]
لیا آرام ناچار اوس مکان پر
کہ یہ [illegible] جنگل میں [illegible]
فرشتوں نے کہا جنگل میں [illegible]
جگر [illegible]
نہ آتا تھا وہ شاہ [illegible]
ہمیشہ [illegible] جاسوس [illegible]
کہ وہ سوتے کی [illegible] ہاتھ آئی
[illegible]
جو سونا [illegible]
[illegible]
چلی [illegible]
گری [illegible]

[illegible] تھی فوج لشکر
ہزاروں [illegible]
ہی سیری سلطنت کا [illegible]
ہزاروں کی [illegible] عزت
[illegible] لمین [illegible]
خدا کو ہر جگہ جانو عیاں تم
و شہ اور فوج و لشکر [illegible]
غرض شہ نے جو [illegible]
ملک نے [illegible]
بہت [illegible] اکیلا [illegible]
[illegible]
[illegible]
اوسی [illegible]
تھکا [illegible]
ہوئی مرضی جو رب العالمین کی
رہا وہ اور گھوڑا [illegible]
قضارا تھا [illegible]
مسافر کی [illegible]
کہ ہاتھ آئی تو کرلیجی گرفتار
جلو دیکھو کہ اک گھوڑا [illegible]
کہا سب نے کہ اب [illegible]
ہمارے ہاتھ [illegible]
غرض جاسوس [illegible] سب [illegible]
کہ مدت سے [illegible]
ہی اک عالم کو [illegible]

کہ جسکا خوف ہی [illegible]
[illegible]
کہ ہیبت [illegible]
[illegible]
خدا کو [illegible] آیا عجب
[illegible]
[illegible]
تو گھوڑا اک جانب کو اوٹھایا
اوس آہو کی طرف گھوڑا [illegible]
[illegible]
اکیلا رہ گیا [illegible]
[illegible]
غرض اک جا درخت [illegible]
جو لیٹا [illegible] سو گیا وہ
[illegible]
یہاں تک ہو گیا [illegible]
رہا کر [illegible]
بہت تھا اوس [illegible]
کہ خلق اللہ کو [illegible]
سوار اوسکا [illegible]
وہی [illegible]
بہت سا [illegible]
[illegible]
بہت مشکل [illegible]
بہت لوٹا کیا [illegible]

گئی ہم پر تری بھی بھول آرام
پڑا ہی بن پڑ زار اوسکے اوپر
یہ سب کچھ پوچھتی تھی اوس سے چند
ذرا چل وہ بڑ و شہ کی گھر آ ہو
کہاں وہ بادشہ آدمی کی بھید
سنا جب شاہ نے قزاق آیا
کہا کیا روم تمکو اوسکا پڑا ہاتھ
ذرا گھوڑ ریکا دیکھو ساز و زیور
ہزاروں نالشی آکر پکارے
اسی کی ہاتھ سے ہمکو نہیں چین
کوئی کہتا یہ غارت ہو الٰہی
براتیں اسنے کتنی لوٹ لی ہیں
اسی کی ہاتھ سے تھوڑی ہی ماری
اوڑا لی جبکہ لوگوں نے بھت خاک
اور اسکے گوشت جنکی ہیں جو
جو اوسکو دیکھکر سر آگ ڈریگا
سنی اوسنے خبر کچھ اوسکی نام
کٹا اوس ہنگنہ کا جسم سارا
بدن جسموں سے اوسکا چور ہو کر
کوئی کہتا تھا کیوں یہ کہا تا
کوئی کہتا تھا شہ کی عقل بھولی
یہی بہتر تھا جنگل اور بیشہ
کوئی کہتا تھا سارا ملک چھانا
نصیب اسکا اگر اسکو بچاتا
یہ دشمن سبکی ہوتا تھا وہ مجبور

ملا تو آج ہمکو ای بد انجام
جواہر سے مکلل ہے سراسر
نظر شہ کے تعجب انگیں تھی لب بند
تری اب یہ کہو کیسی سزا ہو
بیاں قزاق کی جو کچھ ہیں شہ
بہت انعام اون سبکو دلایا
جو گھوڑا شاہ کا اسکی لگا ہاتھ
جواہر میں جو سب میں تھی سراسر
اسی کی کھوج کھولی ہیں جنکے
اسیکا دکھ نہیں سہتا تھی ہر تن
جواں مارا ہی اسنے شہر بہائی
ہزاروں بستیاں تباہ کی ہیں
رعیت شاہ کی برباد ساری
ہوا وہ بادشاہ و سپہ غضبناک
کہ اس بدبخت کی پوری سزا ہو
نکوئی کام پہر ایسا کریگا
بجا لایا جو حکم شاہ جلاد
خدا کی خوف سے پیچھم زد مارا
اور اوسپر خلق کے طعنے سے گہتا
تماشا لانے سب سے اسکو اوڑاتا
کہ اس قزاق کو یہی سمجھ لی
کیا تھا اسنے قزاقی کا پیشہ
نبایا اسکی یہ کام کا تھا
بھلا یہ کب کسی کی ہاتھ آتا تھا
زمیں تھی سخت تو آسماں دور

کہاں سے قیمتی گھوڑا یہ پایا
چڑہی تو ایسے گھوڑی پر ہی جیر
کوئی کہتا ہی یہ گمراہ ہو نے
مثل سچ ہی خطا کرے نکرے
غرض سب لوگ اوسکو مار بخیر
جو دیکھا شاہ نے پیارے نشان
یہ ہی انسان یا کوئی بلا ہے
ہی ایسا کام سکے نیچے ہیں بیج
کوئی کہتا تھا کہ کے اوسی نار
کوئی کہتے انکا و بیاد و فریاد
کہ اس سے بچاروں کو کی بچائے
زمینداروں نے بھی آکر پکارا
کوئی کہتا کہ اسکی ہاتھ جوڑو
کہا جلاد کو اوسنے بلا کر
پھر اسکی لاش کو بیاباں میں پھینکو
بحکم شہ وہیں جلاد آیا
ترشے اسکے گوشت بھی پاؤں وہ تمام
جب اوسکی لاش کو ڈالا اٹھا کر
کوئی کہتا تھا کیوں بہولا خدا کو
کوئی کہتا ہیں یہ اسکو
کوئی کہتا مٹی اسکی جوانی
کوئی کہتا تھا جب ہی قسمت
کہیں سے آگئی میں جا پہونچا اولا
ہر اک بکتا تھا یہ اپنی اپنی
کسی تھا دھیان کب یہ گور جانا

یہی شاہ روم کا شاید چور آیا
کری کا بند تمکو زندہ در گور
ہزاروں بستیاں میں جسکی نہ
نہ ڈرا اسکی خوف سے ہر تخت دولی
لی آئی شاہ کی آگے یہ تدبیر
ہوا وہ دیکھکر کی اوسکو حیران
ہزاروں کو اکیلا لوٹتا ہے
نہ تو اسباب ایسا جس کے بیچ
اسنے لوٹ لی بستی ہمارے
بہت اسنے کیا ہی ہمکو برباد
جہاں سے چین کا رستہ پہرا ہے
یہی ہے لوٹنے والا ہمارا
کہ اس قزاق کو جیتا نہ چھوڑو
قلم کر اوسکے ہاتھ اور پاؤں جاکر
کہیں جو پڑا ہی میں ڈال جاکر
اور اوس بیرحم کو جا رہیں لایا
سب اعضا خضر اپنے لیگئے ساتھ
عجب کی دردسی کرتا تھا وہ آہ
کہا تھا جیسا جوانی سب پا کو
کرو تیز کی ہیں خوب ہو جیا
کری اب یوں ہی چند زندگانی
یونہیں انسا نکلی آتی ہی جب موت
وہیں چھاتی پہ چڑہ کر اوسکو مارا
نہ جانی تھا کوئی سر الٰہی
زمیں پہٹ جاتی تو میں سماتا

بچھونا خاک کا اور روم کا ملتا
جو اس کی تھی سبکی تخت پر زر
رہی تھی پادشہ کی سر پہ گرمی
جیسی چاہی تھی ویسی تھا بے عزت
کہاں جاتی ہے سی میری علو
جو چاہی کر تدارک جا تھی ساتھ
خدا کو پھر اوسکا جب ہوش آیا
کہ تھی نا خواندہ میری ایک دختر
کہا اوس سے کہ اے مستور عاقل
مگر وہ حافظ قرآن ہوا ایسا
پڑھا کرتا تھا وہ قرآن درست
کیا تھا علم قرأت وہی خاص
کہا مستور نے ای شاہ والا
وہ ہی قرآن جو مخصوص سلطان
وہ قزاقی کا جو پیشہ لیا تھا
مسلمان کرتی ہیں تعظیم اوسکی
بحکم شہ وہیں باتوں ہی باتوں
کہا شہ نے اسی قرآن پڑھا تو

گئی سب ست یا اللہ الصمد
وہ لوٹی خاک پر غش آگیا کر
زمین پر چند مدت تک گری تھی
جیسی چاہی تھی ویسی تھا ہی ذلت
کہاں قسمت نے کچھ سلائی یہ ذلت
او شاہا پڑے ہیں یہاں کے ساتھ
تماشا اپنی قدرت کا دکھایا
اوسی پڑھوائی قرآن مقرر
ہوا اک لڑکی ہی قرآن جلد
زمانہ میں تھے کوئی ویسا
یونہیں وہ کاشتا تھا اپنی تمنا
تھا اوسکا کوئی اوسکا معلم
کروں میں عرض گر ہو شوخی بیجا
دیا ہی حق نے اوسکو علم قرآن
خدا جانے کہاں سے سیکھا تھا
نہایت خوب ہی تکرار اوسکی
او شاہا ای اوسی تو سیکھی
قواعد علم کی اسکو بتا تو

لگی کہنے وہاں جب اوسکی وہ بات
پلاؤ و قلیہ جیسی کی تھی کیا میں
کہا اکر فرشتہ فی بالے لیے
سوار اور فوج سیر آب کیان
خدایا دیکھ لی شان تیری
نظر کر رحم کی اپنی تو مجھ پر
ہوا اکر فریون کرنا خدا کا
وزیر اوس شاہ کا بمنزل تھا ایک
کوئی تجویز کر اوستاد یا
خدا کی شان وہ سلطان مظلوم
وہ تھا از بسکہ قاری خوش
سنا کرتی تھی لوگ آکے قرآن
اگر بھی کی آمان یاد ون بولنا
یہی سارا علم اگر اوسکے
نہ وہ وہی سمجھتا تھی کوئی
یہ سنکر شاہ نے ماتی لگا یوں
مکان پر شہ نے بلا کے اوسکو بتایا
جہاں میں جو سر انسان کے علم

کہوں تجھسے میں کیا تھا تماشا
وہ شکر ہی سے کوئی کی تمامیں
سزا ای سیمرہ کے میں بتایی
تو سچا ہی یہ سب ہی جاجان
کسی عنوان بلا کر غور کی
سنو گی پھر خطاب بار دیگر
وہ شاہ چین نے لیں سوچا
نہایت عاقل و سنجیدہ و نیک
بھی منظور تھی قرآن پڑھانا
کہ جسکو کہتے تھی قزاق خوش
پسند آتا تھا لوگوں کو وہ اندر
رہا کرتی تھی ان سب غم
میں اس سرکار کا اول
نہیں ہے چین میں کوئی اوسکا
پڑا ہر وقت کہتا ہی
تو آپ نی میں اوسکی
اور اوس شہزادی نے پڑھا تھا
مسلمان لے لیے قرآن ہی علم

پڑھانا قزاق کا شہزادی کو

عرض کی بادشاہ روم مضطر
سبق اک وزیر آیت کا آیا
پڑھائی کو ہوا اوسکے مقرر
جہاں شیطان نے تھا اوسکو سلایا
سبق قرآن کا سب ہی پڑھ
کیا اوسنے یاد از بر
دیا کرتا تھا اوسکو درس
ہوا اسکے سبب اعتبار

خیال آیا اسی اپنی خودی کا
سمجھے ولیکن جو پہلے آئی اس آن
اوٹھایا ہاتھ دستی بس اب
نگہ رکھتا ہی دل پی پاک اپنا
مالک نی لگا جو لیکن با غرور
کہا تب شاہ نی احوال اپنا
نہ تو دین و دنی میں [illegible]
ترا قرآن کا یہ جو سبق ہے
اس آیت نی دل میں سے جو پایا
یہ تھوڑی سی زندگی ہو جاوی آخر
کہا احوال اپنا جیسے سارا
بعید اندیشہ وہ گھر میں آئی
جو دیکھی ہاتھ اوسکی بیقراری
جو بنیں اوسکی اوس شہزادی [illegible]
کوئی کہتی تھی گری ہی شہزادی

نہیں بیاسل کیا اپنی زیست کا
یقین ہے کہ اب جاتی ہی جان
خبر اک جو سنی اون نی غضب سے
کر اوٹھا جگر چاک اپنا
بیان تو ہو گیا یہ اوسکا ادب
مفصل کہ سنایا حال اپنا
خودی سے اپنی وہ دن [illegible]
اسی کی بھید میں [illegible]
یہ جنگل چین کا [illegible] دکھایا
کسی نی بھید تو [illegible] ظاہر
کہیں کہتا نہ [illegible] اسکا
اور اوسنی [illegible]
لگی [illegible]
سب اوسکی [illegible]
پھری جاتی ہی [illegible]

الہا دلیں سب [illegible]
تو شہزادی [illegible]
[illegible]
نہیں [illegible] سبب [illegible]
ہنسنے کا کر سبب [illegible]
[illegible]
نہایت [illegible]
اسی آیت نی [illegible]
اسی آیت سی [illegible]
ہنسنے [illegible]
یہ سنتے شہزادی [illegible]
نہایت [illegible]
کر ہی [illegible] ہو گیا
کنیز اور خادمہ [illegible]
کوئی کہنے لگی تعویذ لاؤ

کہیں [illegible]
[illegible]
بدی [illegible]
کوئی [illegible]
تو میں [illegible]
بگاڑا [illegible]
کیا [illegible] دولت [illegible]
مری [illegible]
اسی آیت [illegible]
ہنسنے کا یہ سبب [illegible]
خدا کی [illegible]
کر [illegible]
محل میں [illegible]
کوئی [illegible]
اور اسکی [illegible] جا کر [illegible]

بیقراری شہزادی کی اور ہر شخص کا مضطربانہ علاج کرنا

کوئی کہتی یہ ہی آسیب کا [illegible]
کوئی کہتی ہماری جان [illegible]
کہا ماں نے پیاری منہ سے بولو
کسی نے کچھ کہا ہو [illegible]

نہیں بیماری [illegible]
کہیں شہزادی اچھی ہماری
ذرا احوال اسکا جیسے کہدو
زبان اوسکی [illegible]

کوئی کہتی [illegible]
ہر اک [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
ہوا [illegible]
سکا [illegible]
ابھی [illegible]

بعد خواہ کوئی شخص ہو [illegible]
کا ہی تو میری گھر [illegible]
کہا مجھے کہ ہی ایک [illegible]
ہیرا اور تیرا ایک نہ ہے
[illegible] وہ ہم سر پادشاہ میں
جو [illegible]
[illegible] مین میری [illegible]
ابھی جواب [illegible]
کہ [illegible] سماں
کبھی کی [illegible] کبھی
کر شکل ہزار گردون کو معلوم
جوہر اور باب میں پا [illegible]
اور [illegible]
وزیر و شاہ تو [illegible]
کہا [illegible]
یہ دو [illegible]
کلام [illegible]
غرض احوال [illegible]
کہ [illegible]
وہاں سے وہ [illegible] کو خبر کی
ہی اوسکا ماجرا [illegible] کہانی
کہ [illegible]
[illegible]
اوس [illegible]
پھر اوس [illegible]

بدن کی اوسکی مین [illegible]
تو یہی بات [illegible]
کرون [illegible]
فیصل [illegible]
لیکن [illegible] کو [illegible]
اسی فراق [illegible]
تو یہی [illegible]
نہین [illegible] خاندان [illegible]
کہ [illegible]
کہ [illegible]
کر [illegible] جلد [illegible]
تو [illegible]
خدا [illegible] بیان [illegible]
لیکن [illegible]
جو اوسکے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا [illegible]
سنیگا جو [illegible]
تبھی [illegible] خبر [illegible]
در [illegible]
بلا مین [illegible]
کرو جلد [illegible]
تعجب [illegible]
کہا احوال [illegible]

نہین [illegible] شہر مین
ہو [illegible]
کہا [illegible]
[illegible] جان [illegible]
تب [illegible]
نکاح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہی جانی
[illegible]
جو [illegible] کر جانا [illegible]
جو [illegible]
کہا تب شاہ [illegible] یہ چل کر
جیسے فراق [illegible]
یہ شاہ روم ہی سلطان [illegible]
یہ وہ ہی سلطنت [illegible]
اوسکی [illegible] گیا ہی
[illegible]
[illegible]
[illegible] فراق [illegible]
ہوا [illegible]
خطا [illegible]
سنی [illegible]
محل [illegible]
کہ شاہ روم کی تصویر لاؤ

چھ دن [illegible] اوسکا [illegible]
تو [illegible] حال [illegible]
[illegible]
اوسکی [illegible]
کہا [illegible]
مین [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ [illegible] کی نشانی
[illegible]
[illegible]
تو [illegible] شاہ
اور [illegible]
وہ ملک [illegible] کا شاہ جہان [illegible]
جیسے [illegible] فراق
ہی [illegible] فوج [illegible] سے زیادہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ شاہ روم [illegible]
[illegible] الغرض [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اور اوس فراق [illegible]

اگر ہم شکل اوس قزاق کی ہو ۔ تو جلدی آن کر مجکو خبر دو
ہوا حیرت میں وہ دستور دانا ۔ مرقع چین کا منگوا کے دیکھا

نکالی روم کی سلطان کی تصویر ۔ چلا قزاق کی جانب وہ دلگیر
وہاں دیکھو یہ قدرت کا تماشا ۔ آخر آئی بحکم حق تعالے

گئی اعضا شتابی سے وہ لاگے ۔ جہان کی نعمی میں لا کر ملائے
مقابل شہ کی جب تصویر آئی ۔ سراپا ہو بہو ہم شکل پائی

وزیر اوس شاہ کی صورت کو پا کر ۔ اور اوس تصویر کو اوس سے ملا کر
ہوا حیرت سے وہ مانند تمثال ۔ کہا پھر شاہ سے جا کر یہ احوال

کہی اللہ کی قدرت نمودار ۔ نہیں کچھ عقل کو اسجا رسا کا
کہا شہ نے یہ سنکر جبکہ جانا ۔ ہوا برگشتہ اب ہمسے زمانہ

یہ تنہا روم سے کیون چین آیا ۔ ہمیں قزاق کا دہوکا سا تھا
خدا جانی کہ ہمسے کیا ہے ۔ نہیں معلوم یہ کیا ماجرا ہے

کرامت اسکی ہی ظاہر سراپا ۔ درست اسکی ہوئی پہچان کرنے
ہبا و فوج بھی اسکی یہانتک ۔ زمانہ اور کچھ نیرنگ کہلائے

غرض سلطان چین نے معتبر آ ۔ طلب فرمایا دانایان چین کو
سنایا ماجرا وہ حیرت افزا ۔ وہ ڈوبی بحر حیرت میں سراپا

کہا یہ سوچ کر سب نے کہ اے شاہ ۔ نہیں جسنے بجز زاری کی کوئی کام
غرض سلطان روم وہ لوگ ملکر ۔ گری تھی دونہ اسکی جاکے لکر

لگے کہنے کہ ہم سب ہیں خطاوار ۔ ہمارا سر ہی حاضر اور تلوار
کہا تب دشمنی سنکر انکی ۔ کہ تھی بہنایدہ یہ مقرر اسکے

تمہاری کچھ نہیں ہے ہمین تقصیر ۔ ملی ہے ہیر گنہ کی مجکو تعزیر
میں شک لایا تھا کچھ جی میں ۔ پہنسا اوسکی سبب میں اس

تکبر تھا ہمیں جاہ و حشم کا ۔ سزا مجکو ملی جو مجھپہ گذرا
نہیں اس بہید سے تم کو دلگا ۔ اسی لایق تھیں ہم اے بادشاہ

ہمی ذلت کو سمجھا یا خطائی ۔ کیا لیکن کرم مجھپر خدا نی
ملی خوش ہو کے دونوں عقدہ باہم ۔ تعجب میں ہوا اک سارا عالم

گھڑی جب ٹل گئی اسکی مصیبت ۔ ہوا موجود اگر تاج اور تخت
بس اکدم میں ہوئی فضل الٰہی ۔ پھرا پھر سر پہ چتر بادشاہی

ہوئی سب جمع وان آکر اراکین ۔ بفر و اقتدار و جاه و تزئین
وہ شاہ روم جو تھا خستہ بیکل ۔ ہوا اب بارگاہ شہ میں داخل

لگی ہمت سبھی شادیانے ۔ ثنائی شاہ نی خوشی میں تحسین
لگی پھر چلنے تو لوگوں کی سلامی ۔ جہان کرنے لگا شہ کی ہواہی

جمع ہونا ارکین شاہی کا واسطے سلامی شاہ روم کے

ہوا سامان پہر شادی کا مہیا ۔ خوشی کا ہو گیا بس گرم بازار
غرض اک روز پھر کرکے مقرر ۔ کہا سلطان چین سے عقد و خبر

مبارکبادی کہنے لگی قوم ۔ پڑہا اہل چین نے لی تا سرروم
ارادہ تھا جو شہزادے کے دل کا ۔ اوسی صورت ہوا انجام اسکا

فراغت جب ہوئی شادی سے کل ۔ لگی بجنے بعشرت نوبت کل
ہوا منظور پھر شاہ زمن کو ۔ کہ چلنا چاہیے اپنی وطن کو

غرض بکر وہاں اک چند مدت
یہاں پہنچی مع سب تجار ہوں
نہ تھی بس آپ کی دوری گوارا
اب اپنے شہر کی جانب ہوئی
بعد احسنہ قوت میں [illegible]
اور اسباب تجارت بیش قیمت
عراقی گھوڑے صدہا جانور اور
جو شاہ روم نے یہ حال دیکھا
وہ نیزہ سپر اور تلوار لیکے
وہ شہزادی فقط ہو کے ہمراہ
ہوئی شہزادی ہی [illegible]
فرشتوں کو ہوا یہ حکم نازل
اوسی میدان میں شہ نے اگر سوچا
کھڑی تھی انتظاری میں جہاں
نہایت آپ نے محنت و تنہائی
کسی نے کچھ نہیں اب تک ہی کہا
رہا میں شہر چین میں اتنی مدت
وہ شہزادی کا پھر قرآن پڑھانا
پھر اسکے بعد شادی کا انجام
ہوا وہ دم بخود حیران سراپا
گئی وہ ڈر جب تک نہ سنبھلی
بآسانی گھڑی میں شاہ کر
ہوئی وہ سنکے حیرت نہایت
تمام احوال وہ ہوا انکو دیکھے
گذشتہ حال کہتا با دل غم

طلب کی بادشاہ چین سے رخصت
وزیر اب روم کو بھی جانا کہو
یہ ملک چین ہی ہی اب مبارک
یہاں اب ایک ساعت [illegible]
کہ سا گھوڑوں [illegible]
کہ سو قطار اونٹوں کو جب ہوئی حیرت
ہوئی آراستہ وان کی فوج
کہا یوں شاہ چین نے یہ کیا کیا
اوسی صورت سے رخصت انکو
ہوئی سب [illegible]
خدا کافی ہی اور حامی [illegible]
کہ ملک روم میں ہو جلد داخل
ہرن پر بیٹھا جہان گھوڑے کو چھوڑا
لگی سب سیر کرنی ہر جگہ کر
یہاں جنگل کی ہمیں [illegible]
نہ گھوڑا ونکو ابھی پانی پلایا
اوٹھائی کس قدر تکلیف و محنت
وہ آیت پڑھ کی اپنا سر اوٹھایا
سحر اس وقت [illegible] شاہ آدم
کری یہ قدرت حق کا تماشا
کیا حاضر عماری اک نکل
روانہ پھر ہوا وہ سوی لشکر
ہوا یہ واقعہ طرفہ حکایت
سکے کہتا نہیں [illegible]
کہ یہی [illegible] احوال عالم

کہ سیر چین اب ہم کر چکے خوب
کہا تب چین کی شہ نی کہ رخصت
کہا شہ نی کہ تقدیر الٰہی
غرض سلطان چین نے ہو کے لاچار
بھرے چھکڑے طروف سیم و زر سے
یہ سب لدوا کے انہوں نے تیغ و خنجر
گئی سو پلٹنیں وہی سنکر
بکھیڑا کچھ نہیں درکار مجھکو
یہی تقدیر یہاں لائی تھی تنہا
لگی ہونی خلاف اوس دیکھ کر حال
غرض وہ شاہ و شہزادی گھوڑا
ملا بیں کھینچ لو [illegible]
اوسی جنگل میں اپنا پایا لشکر
کہاں حضرت نے گھوڑا تھا اوٹھایا
گئی تھی صید کی پیچھی جدھر وہ
ہوا وہ شاہ اوسکو دیکھکر دنگ
وہ کہنا سب پایا کا اور رونا
درختی جسم کی اعضا کو پاکر
دیا نسی لیکے رخصت یاں [illegible]
دیا پھر حکم شہ نی کہ جلدی
وہاں سی لشکر اپنی پھر سب کو بلوا
وہاں سی شہر میں اپنی آیا
ہوا کہ خدا اوس [illegible]
خدا کی خوف سی [illegible]
کہاں وہ [illegible] کہاں اوس شاہ کا [illegible]

تب اپنے ملک کی جو تھی مطلوب
ہوئی کیونکر نہ آکی منظور قسمت
اٹھایا کھینچکر یہاں مجھکو اللہ
کیا سامان رخصت سامایار
سجا دی ایک ایسی سب گھر سی
کیا آراستہ سامان زیور
تواضع سی چین آگے برابر
وہی گھوڑا وہ بس ہوا مجھکو
خدا کا ہی سبھی کافی بھروسا
کہ وہ کہلاتا ہی کیا چرخ نیلی
ہوئی رخصت خدا نے سب کو چھوڑا
مسافت میں جو ہی ملک چین کی
اور اوس آسمان کو بھی پایا ہی
ہرن یاں ہنسی پیڑ ون سے گرا دیا
ہی مر انا پانی سبکا دیر ہی بند
کہ یہ کیا ماجرا ہی کیا ہی نیرنگ
پڑی ہی ہنسا سر جی سر و پا
وہ گرتا شاہ کا پاؤں پہ آکر
یہاں سبکو وہی صورت سی پایا
لی آ کے اک عماری ور ہاتھی
اوتارا شاہزادی کو باخفا
سبھوں کو حال وہ اپنا سنایا
لگا رہنے وہ یاد حق میں مشغول
رہا وہ زندگی بھر یو بسر کرتا
وکیا احسان تی قدرت کا ثنا

خودی سے جو کوئی ہوا نامراد
خودی سے ناقۂ صالح کو مارا
خودی کی تھی جو بد عملی کی عادت
خودی کی آلی پر شداد نے پائی سزا
خودی سے نیل میں فرعون ڈوبا
خودی سے جو قوم لوط کی تھی گنہگار
خودی سے کیجیو کوئی خدا
چلی مرضی پہ جو بندہ میاں کے

ہوا غارت شداد اور قوم عاد
کیا سب لوطا کی امت کو غارت
رہا اوس باغ سے وہ باغی محروم
تکبر کا مزہ خوب دیکھا
رسول اللہ کی کشتی تھی ایسی
مری یہ عرض ہے شاہ و گدا سے
اوسی دولت ملی دونوں جہاں کی
شفیع المذنبین ہے ذات اوسکی

خودی کی راہ میں جو عدو علی ہا
خودی سے جو ہوا ابلیس کو روٹی
خودی تو دلمیں تھا مردو لایا
خودی سے حکم فاروں نے نمانا
جہنم میں ہوا انجام اونکا
کہا صاحب کا جو بندہ نے مانی
خدا کی بندگی ہر دم کرو تم
خدا کی بات ہے سر بات اوسکی

ہوئی غارت شان و دلی بیانی
گلی میں دیکھی لعنت کا ایسا طوق
نہ کر ناسبہ کی تو اوسکا بیان
زمین میں دھس گیا اسکا خزانا
بگاڑا اوس خودی نے کام اونکا
وہ اپنی بہتری ہر گز نہ جانی
محمد کی اطاعت میں ہو تم

خاتمۃ الطبع

شکر خدائے حی القیوم کہ قصہ شاہ روم کہ جسمیں تعز من تشاء و تذل من تشاء کا جلوہ ہے احکم الحاکمین کی قدرت عیاں ہے مطبع فیض منبع جناب مستطاب منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ میں بمقام لکھنؤ ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۶ع چھپا ہر ایک جان و دل سے خریدار ہوا فقط

URDU RESEARCH CENTRE HYD
A.C.C. No.